۴۸۶/۹۲

ص ۱

محترم المقام حضرت مولانا مفتی ابو الحسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ خدمت عالی میں تصویر کشی وغیرہ سے متعلق ضروری سوالات حاضر کر رہا ہوں کرم فرماتے ہوئے ان سوالوں کا جواب فقہی حوالوں سے مزین فرماتے ہوئے عنایت فرمانے کی زحمت فرمائیں نیز یادگار مسلف حضور محدث کبیر دامت برکاتہم القدسیہ کی تصدیق کروانے کے بعد روانہ کریں آپ کا عین کرم اور خاص مہربانی ہوگی ①

① جو مولانا یا امام جائز سمجھتے ہوئے تصویر کھینچتا یا کھینچواتا ہو یا نعت خواں، مقرر یا مسائل شرعیہ بتانے والے کا ویڈیو بناتا یا بنواتا ہو ایسے امام کی اقتداء میں نماز پڑھنا کیسا ہے؟

② جو مولانا یہ کہے کہ اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے اس لئے زیادہ کریدکرنے کی ضرورت نہیں نماز پڑھ لینی چاہئے کیا اختلاف کی وجہ سے تصویر کشی اور ویڈیو گرافی جائز ہو جائے گا؟

③ ایک مولانا جو مفتی بھی کہے جاتے ہیں انہوں نے اپنی تقریر کے دوران کہا کہ بہت سے لوگ یوٹیوب پر ویڈیو دیکھتے ہیں اور وہ لوگ تصویر بھی کھینچتے اور کھینچواتے ہیں تو اگر نعت خواں، مقرر اور مسائل شرعیہ بتانے والے کا ویڈیو بنا لیا تو اس نے کیا غلط کیا، مفتی صاحب کا ایسا کہنا از روئے شرع کیسا ہے؟

④ زید ایسے امام کے پیچھے نماز پنج وقتہ نہیں ادا کرتا مگر نماز جمعہ کے لئے مجبوراً اقتدا کرنا پڑتا ہے ایسی صورت میں نماز جمعہ کے بعد زید کو نماز ظہر پڑھنی پڑے گی یا نہیں؟ بینوا توجروا

المستفتی محمد جاوید اختر رضوی

مقام و پوسٹ پوچرا، ضلع لاتیہار (جھارکھنڈ) ۲۸ ربیع الغوث ۱۴۴۵ھ

مطابق ۱۳، نومبر ۲۰۲۳ء بروز ولادت کش دوشنبہ مبارکہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب: (۱) بلاضرورت شرعیہ ملجئہ ہر جاندار کی تصویر کھینچنا کھنچوانا حرام اشد حرام ہے قرآن پاک و احادیث مبارکہ میں انہیں سخت وعید

وعذاب کا مستحق قرار دیا گیا ہے چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے: ان الذین ۲ھ
یؤذون اللہ ورسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا والآخرۃ واعد لھم عذابا مھینا
یعنی اللہ و رسول کو ایذا دینے والوں پر اللہ کی لعنت ہے اور اللہ تعالیٰ نے تیار
کر رکھا ہے ان کیلئے دنیا و آخرت میں رسوائی کا عذاب۔ (سورۃ احزاب ۵۷)

الزواجر عن اقتراف الکبائر میں ہے: قال عکرمۃ ھم الذین یصنعون الصور۔
حضرت عکرمہ نے اس آیت کریمہ کی تفسیر میں فرمایا کہ یہ لوگ تصویر بنانے
والے ہیں جو اس وعید کے مستحق ہیں۔ (ج ۲ ص ۲۵ باب الوعیم الکبیرۃ الثامنۃ
والستون بعد المائتین) بخاری و مسلم میں ہے ان اشد الناس عذابا عند
اللہ المصورون۔ اسی میں ہے: ان الذین یصنعون ھذہ الصور یعذبون
یوم القیامۃ یقال لھم احیوا ما خلقتم۔ (ج ۲۔ باب عذاب المصورین یوم القیامۃ)
اس کے تحت علامہ نووی فرماتے ہیں: قال اصحابنا وغیرھم من العلماء تصویر
صورۃ الحیوان حرام شدید التحریم وھو من الکبائر لانہ متوعد علیہ
بھذا الوعید الشدید المذکور فی الاحادیث وسواء صنعہ بما یمتھن
او بغیرہ فصنعتہ حرام بکل حال لان فیہ مضاھاۃ لخلق اللہ تعالیٰ
وسواء ما کان فی ثوب او بساط او درھم او دینار او فلس او اناء
او حائط او غیرھا واما تصویر صورۃ الشجر ورحال الابل وغیر ذلک
مما لیس فیہ صورۃ حیوان فلیس بحرام ھذا حکم نفس التصویر (ج ۲
علی ھامش مسلم ص ۱۹۹) شامی میں ہے: وظاھر کلام النووی فی شرح
مسلم الاجماع علی تحریم تصویر الحیوان اھ۔ فعل التصویر غیر جائز مطلقا لانہ
مضاھاۃ لخلق اللہ تعالیٰ۔ (ج ۲ ص ۱۶۲) فتاوی رضویہ میں ہے: کسی جاندار کی
تصویر بنانا بغیر کسی قید اور شرط کے حرام ہے خواہ سایہ دار ہو یا بے سایہ

خواہ ہاتھ کی بنی ہوئی ہو یا محض عکس ہو۔ لہذا تصویر کی تمام اقسام ممانعت میں داخل ہیں۔ (ج ۲۴ ص ۵۶۳) وقار الفتاوی میں ہے: جاندار کی تصویر کھینچنا اور کھنچوانا حرام ہے کوئی عالم کھنچوائے یا غیر عالم سب کیلئے ایک ہی حکم ہے۔ اسی میں ہے: فوٹوگرافی گناہ کبیرہ ہے۔ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے، جلوس اور اس جیسی دیگر دینی مجالس و محافل کی ویڈیو فلمیں بنانا بھی ناجائز ہے۔ (ج ۲، ص ۵۱۷) اور تصویر کو حلال سمجھنے والا گمراہ ہے۔ فتاوی رضویہ میں حدیث پاک کے حوالے سے ہے کہ ایک صحابی رسول نے نبی اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے حکم سے مدینہ کے تمام بتوں اور قبروں کو برابر اور تصویروں کو مٹا کر حاضر خدمت اقدس ہوئے تو آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا من عاد لصنعة شيء من هذا فقد كفر بما انزل على محمد۔ اب جو یہ سب چیزیں بنائے گا وہ کفر و انکار کریگا اس چیز کے ساتھ جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔ (ج ۲۴ ص ۳۳۳) اسی میں ہے اور بے سایہ تصویر کو جائز قرار دینا صرف بعض روافض کا مذہب ہے۔ (ج ۲۴ ص ۵۶۳)

فتاوی تاج الشریعہ میں ہے: جب حضور ازہری میاں سے سوال ہوا کہ تصویر کو حلال سمجھنا کیسا ہے اور حلال سمجھنے والے کیلئے کیا حکم ہے؟ تو آپ نے فرمایا گمراہی ہے اور حلال سمجھنے والا گمراہ ہے۔ (ج ۱۰ ص ۳۵) مذکورہ تمام عبارتوں سے واضح ہو گیا کہ جاندار کی تصویر بنانا بنوانا، کھینچنا کھنچوانا مطلقاً ناجائز و حرام اور حلال سمجھنا گمراہی ہے لہذا امام مذکور کے پیچھے نماز پڑھنا ناجائز و گناہ پڑھی گئی نماز کا اعادہ لازم ہے۔ وقار الفتاوی میں ہے: بخوشی فوٹو کھنچوانے والے امام کی اقتدا مکروہ تحریمی ہے اور اس کے پیچھے پڑھی جانے والی نماز واجب الاعادہ ہے (ج ۲ ص ۲۰۱ بزم وقار الدین کراچی) واللہ اعلم۔

(۲) ہرگز جائز نہیں۔ فقہائے کرام کا اس پر اجماع ہے کہ ہر جاندار کی تصویر مطلقاً حرام ہے نفس تصویر کی حرمت میں کسی کا اختلاف نہیں ہے۔ البتہ عصر حاضر

کہ کچھ علما اسکرین پر آنے والی صورت کو تصویر نہیں مانتے مگر اکثر اکابر علما کی تحقیق یہی
یہ ہے کہ اسکرین پر نظر آنے والی صورت تصویر ہی ہے اس پر تصویر ہی کا حکم ہے۔
کہ کبھی کبھی مفاسد کو دور کرنا منافع حاصل کرنے سے بہتر ہوتا ہے، اشباہ میں ہے!
درء المفاسد اولی من جلب المصالح۔ (ج ا ص ۲۶ قاعدہ خامسہ) اس قاعدہ کے
تحت حرمت کو غلبہ حاصل ہے لہذا وہ تصویر بھی حرام ہے۔ واللہ اعلم

(۳) مفتی موصوف کا ایسا کہنا شرعاً ناجائز و گناہ اور حرام کاری کا راستہ ہموار کرنا ہے،
اور لوگوں کے ابتلائے حرام سے حرام حلال نہیں ہوجاتا ہے اور تصویر کو حلال سمجھنا
گمراہی ہے کیونکہ اس میں تخلیق الٰہی سے مشابہت ہوتی ہے علامہ نووی فرماتے ہیں!
ھی فیمن قصد المعنی الذی فی الحدیث من مضاھاۃ خلق اللہ تعالی واعتقد
ذلک فھذا کافر له من اشد العذاب ما للکفار ویزید عذابه بزیادۃ قبح کفرہ۔
(علی حاشیہ مسلم ۲ ص ۲۰۲) اگرچہ اسکرین پر نظر آنے والی تصویر میں اختلاف ہے
لیکن درء المفاسد اھم من جلب المصالح کے تحت حرمت کو ترجیح دی گئی ہے۔ لہذا
مفتی موصوف کو توبہ کرنی چاہئے اور آئندہ ایسے الفاظ سے اجتناب کرنا
چاہئے۔ واللہ اعلم

(۴) ایسے گمراہ امام کے پیچھے نماز پڑھنا ناجائز و گناہ ہے اگر شہر میں کوئی سنی جامع
مسجد ہے تو زید وہاں جمعہ ادا کرے ورنہ تنہا ظہر پڑھے اور اگر اس امام کے
پیچھے جمعہ ادا کیا تو گنہگار ہوا اور بعد جمعہ ظہر پڑھے۔ واللہ تعالی اعلم

کتبہ محمد منور حسن [illegible]
۱۳ جمادی الاولی ۱۴۴۵ھ
جامعہ [illegible] رضویہ گھوسی مئو

الجواب صحیح واللہ تعالی اعلم
فقیر ضیاء المصطفی [illegible]
۱۳ جمادی الاولی ۱۴۴۵ھ